اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۵ | مطبوعہ ۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ - (نومبر) | جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک [illegible]

" سالانہ معہ محصول ڈاک دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام [illegible]

" ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت بھیجی جائیگی

ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی -

ایڈیٹوریل

یہہ امر قابل لحاظ ہو کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے معجزات کچھہ طفلانہ یا بے معنی عجیب المخلوقیاں اناجیل نامعتبر یا دین محمدی کے معجزات کی مانند نہ تھے بلکہ بخلاف اِسکے وے جو کچھہ مسیح میں تھا اور جو کچھہ اُس کا مقصد عظیم تھا اُسکا قدرتی اظہار تھے وے پر مطلب نشان تھے - وے نہ صرف اُسکی رسالت اور تعلیم کی اسناد بلکہ صداقت کی تعلیم دینے اور بیان کرنیکا حقیقی وسیلہ تھے - وے نیچر کی تمام سلطنتوں ہوا اور سمندر نباتی اور حیوانی سلطنتوں انسان کے جسموں اور دلوں عالم موت اور ارواح خبیثہ پر مسلط تھے اور اِس سے وے ثابت کرتے ہیں کہ یسوع مسیح سبھوں کا خداوند ہی - وے معجزات خصائص بخش اور رحم و خیرخواہی کے تھے اور اِس سے وے ظاہر کرتے ہیں کہ اُسکی رسالت ایک رحیم اور شفابخش رسالت تھی کہ وہ اِنسان کی زندگی اور نور زندگی کی روحانی قیامت اور زندگی ہی - ہم اُسکے معجزوں میں اناجیل کو پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ اُسکی زبانی تعلیم اور تمثیلوں میں اور ہم معلوم کرتے ہیں کہ وہ وہی انجیل ہی - یا یوں کہیں کہ وے معجزات نہ صرف یسوع کی ذات بلکہ اُسکی تعلیم اور رسالت کے ساتھہ بھی موافقت رکھتے ہیں اور یہہ موافقت اُنکی حقیقت قایم کرنیکے لئے ایک قوی باعث ٹھہرتی ہی +

اب ہم مسیحی معجزات کے اثبات اور خصوصیات میں اپنے کئی پرچوں میں مشرح اور مدلل بیان کر چکے ہیں پھر بھی شاید معترض کہیگا کہ اگر حقیقت میں مسیح نے ایسے صریح معجزات دکھلائے تو اُسکے ہم عصر یہودیوں نے اُسکے دعوؤں کو تسلیم کیوں نہیں کیا اور کس لئے اُس پر ایمان نہ لائے ؟ اسکا جواب یہہ ہی کہ اُنکی بے ایمانی کے سبب اُنکی آنکھیں اندھی اور اُنکے دل سخت ہو گئے تھے "باوجود اُسکے سرداروں میں سے بھی بہت اُس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے باعث اُنہوں نے اِقرار نہ کیا نہو کہ عبادتخانہ سے نکالے جاویں کیونکہ وے اُس بزرگی کو جو انسان سے ہوتی اُس بزرگی سے جو خدا کی طرف سے ہوتی زیادہ عزیز جانتے تھے" یوحنا ۱۲: ۴۲-۴۳

پھر اگرچہ مخالف یہود باوجود اسقدر مسیح کے معجزوں کے دیکھنے پر ایمان نہ لائے تاہم معجزات کے واقع ہونیکے مُنکر نہیں ہوئے کیونکہ جب خداوند مسیح نے اُن یہودیوں سے جو اُسکو سنگسار کرنے پر آمادہ تھے فرمایا کہ "میں نے تمہیں اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام دکھلائے ہیں اُنمیں سے کس کام کے لئے تم مجھے سنگسار کرتے ہو ؟ یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اِس لئے تجھے سنگسار کرتے ہیں کہ تو کُفر کہتا ہی اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہی" یوحنا ۱۰: ۳۲-۳۳ +

پھر اُنھوں نے اُسکے مُعجزوں کا بیان فریسیوں کے پاس جاکے کیا تو سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدر مجلس جمع کی اور کہا کہ ہم کیا کریں کہ یہہ مرد بہت معجزے دکھاتا ہی" یوحنا ۱۱: ۴۷ - پھر دیکھئے کہ علمائے یہود میں ایسے لوگ بھی تھے جو مسیح کے معجزوں کو دیکھکر بدل مگر پوشیدہ اُس پر ایمان لائے ہوئے تھے مثلاً نیقودیمس جو رات کو خداوند کے پاس آیا اور کہا کہ اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کے آیا ہی کیونکہ کوئی یہ معجزے جو تو دکھاتا ہی جب تک خدا اُسکے ساتھہ نہ ہو نہیں دکھا سکتا" یوحنا ۳: ۲ پس لوگوں کا یہہ اعتراض کہ مسیح کے ہم عصر یہودیوں نے باوجود دیکھنے معجزات کے اُسکو اور اُسکے دعوؤں کو تسلیم کیوں نہیں کیا

محض بیجا اعتراض ہے جیسا کہ انکی بے ایمانی کا کچھ چارہ نہیں تھا ویسا ہی آج کل کے ایسے معترضوں کی بے ایمانی کا کچھ علاج نہیں ہے۔

بقرعید محرم اور رام لیلا و جل جھولنی گذر گئے مگر تواریخ ہند میں لکھے جانے کے لئے اپنے واقعات اور اخباری دنیا کے لئے ایک مشغلہ یادگار کے لئے اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ حضرات ہر سال قدم رنجہ فرما کر ملک میں نئے نئے گل کھلا جاتے اور عجیب عجیب تماشے اہل ملک کو دکھلا جاتے ہیں تاکہ انکے پھر تشریف لانے تک لوگ انکو بھول نہ جائیں بلکہ دو چار مہینے پیشتر انکی آمد کی اور خیر مقدم کے لئے انکے انتظار جان نثار تیار رہتے ہیں اہل ہند کی مانند تیوہاروں اور میلوں کی شائق و جاںنثار آسمان کے تلے شاید اور کوئی قوم نہو گی کہ باوجود سال بسال اسراف زر کثیر و نقصان جان و زیادتی نفاق باہمی کے بجائے اسکے کہ لوگ آئندہ کو نفرت و پرہیز کریں زیادہ تر رغبت و اشتیاق ظاہر کرتے اور کہتے ہیں کہ وے دن پھر کب آئینگے۔ غضب تو یہہ ہے کہ نہ صرف جہلا ہی اس مرض میں مبتلا ہیں بلکہ اکثر وے لوگ جو عقلا و صلحائے قوم ہیں آزار میں عوام کے ساتھ گرفتار پائے جاتے ہیں ان حضرات رسمیات کے آثار نحوست باوجود اتنے دن گذر جانے کے بھی دور و دفع نہیں ہوئے جس اخبار کو دیکھو اس میں یہہ ہی تذکرہ پاؤگے کہ بقرعید پر فلاں شہر میں قربانی گائے پر ہندو و مسلمانوں میں یوں فساد ہوا محرم میں فلاں مقام پر دونوں قوموں میں یوں کشت و خون ہوا جل جھولنی میں فلاں شہر میں یوں جوتی پیزار اُڑی۔ اے ہندو و مسلمان بھائیو کچھہ تو شرم کرو کیوں آپ لوگ خود اپنی بربادی و تباہی کے درپے ہو بیفائدہ ایسے کاموں کے پیچھے اپنی جان و مال کو برباد و اپنی باہمی محبت و یگانگت کو ضایع اپنی عزت و آزادی کو ہاتھہ سے کھوئے دیتے ہو گورنمنٹ تمہاری ان رسمیات مفسدہ انگیز کو صرف اس لئے نہیں روکتی کہ اس کا اصول آزادی مذہب ہے لیکن کب تک۔ ہم نے بعض اخبار نویسوں اور اہل الرائے اور اخبارات کے نامہ نگاران کے خیالات و تحریرات پر غور کیا جو کہتے ہیں کہ صرف ہندو مسلمانوں ہی کا قصور ان مذہبی فسادوں میں نہیں بلکہ گورنمنٹ خود بھی اس میں ملزم ہے کیونکہ وہ کیوں قانوناً ایسی باتوں کو بند نہیں کر دیتی چنانچہ ہمارے گذشتہ پرچہ میں بصیغہ منقولات کوہ نور کے ایک نامہ نگار کا مضمون درج ہوا تھا جسکا منشا یہہ تھا کہ گائے کی قربانی کا کوئی خاص حکم قران میں نہیں ہے اور اگر گورنمنٹ اسکو قانوناً بند کر دے تو کچھ حرج نہیں ہے مگر بقول انکے اگر گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل ہماری رائے یہہ ہے کہ جسحال میں کہ ایسی فساد انگیز فریقین کی رسمیں محرم رام لیلا وغیرہ بند کرنے کا حکم نہ مسلمانوں کے قران میں اور نہ ہندوؤں کے ویدوں میں پایا جاتا ہے سب ہی بند کی جائیں تو بہتر ہوگا فریقین کے جان و مال بچینگے اور گورنمنٹ کو آئے دن کی دقت و دردسری سے نجات حاصل ہوگی اس میں سرکار پر آزادی مذہب میں دست انداز ہونے کا بھی کوئی الزام نہیں لگ سکیگا۔ رہا گائے کی قربانی کا معاملہ سو اہل اسلام کے نزدیک بقرعید پر قربانی شتر کو زیادہ ترجیح معلوم ہوتی ہے اور اگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر جانے سے انکے نزدیک اس قربانی کی اصل ہو چلیں تو مینڈھا قربان کرنا بہتر ہوگا۔ اخیر میں ہم یہہ بھی ظاہر کرنا مناسب جانتے ہیں کہ ہمارے بھائی اہل اسلام نہ معلوم گائے شتر یا مینڈھے کی قربانی کو کیوں ایسا امر واجب جانتے ہیں حالانکہ اسکے مقصد و مطلب سے مطلق ناواقف ہیں عہد عتیق کی قربانیوں کا مقصد اعلیٰ تو خداوند یسوع مسیح تھا جسکے حق میں یحییٰ نبی نے فرمایا کہ دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کا گناہ اٹھا لیجاتا ہے سو پورا ہوا ایسے جانوروں کی قربانیاں تو مسیح کے ذبیح عظیم کی علامت تھیں اور بس دیکھئے یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں پہلے باب ۱۱ آیت میں خداوند تعالیٰ کیا فرماتا ہے خداوند کہتا ہے تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کیا کام میں مینڈھوں کی قربانیوں سے اور فربہ بچھڑوں کی چربی سے سیر ہوں اور بیلوں اور بھیڑوں اور بکروں کا لہو نہیں چاہتا ہوں" پھر زبور میں لکھا ہے "میں تجھکو تیرے ذبیحوں کی بابت ملامت نہیں کرونگا کہ تیری سوختنی قربانیاں تو ہمیشہ میرے سامنے ہیں میں تیرے گھر کا بیل نہ لونگا نہ تیرے باڑے کا بکرا کہ جنگل کے سب جاندار میرے ہیں اور کوہستان کے حیوانات ہزارہا ہزار میں پہاڑ کے سارے پرندوں سے آگاہ ہوں اور دشتی چرند میرے ہیں اگر میں بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا کیونکہ دنیا اور اسکی معموری میری ہے کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں اور بکروں کا لہو پیتا ہوں تو شکر گذاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران اور حق تعالیٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر" (۵۰ زبور ۸ آیت سے ۱۴ تک) +

آج کل اخباروں میں ریاست کشمیر کا حال بہت درج ہوتا ہے اور اس پر رائے زنی برابر ہو رہی ہے۔ اور ان رائے دہندوں کے دو فرقہ ہیں ایک وہ جو مہاراجہ صاحب کشمیر کو نااہل ریاست بیان کرتا ہے دوسرا وہ جو کہ اس انتظام موجودہ کشمیر کو گورنمنٹ کی بے انصافی عیاں کرتا ہے۔ ہماری رائے میں یہہ دونوں فریق غلطی پر ہیں اگرچہ پہلا فرقہ کسی قدر راہ راست پر ہے مگر دوسرا تو بالکل حق سے چشم پوشی کرکے انصاف اور گورنمنٹ کی رحمدلی اور رئیس پروری کا خون کر رہا ہے اس امر کے بیان کرنے میں کہ مہاراجہ صاحب سے درحقیقت انتظام ریاست نہ ہو سکا محتاج ثبوت نہیں کیونکہ اگر مہاراجہ صاحب کا انتظام واقعی انتظام ہوتا تو یاد رکھنا چاہئے کہ کونسل کے تقرر کی نوبت ہی کیوں پہنچتی اگر یہہ کہا جاوے کہ مہاراجہ صاحب کے مصاحبین مثل [illegible] دیوتا وغیرہ کی صحبت اور صلاح سے مہاراجہ صاحب غفلت میں رہے اور انتظام نہ کیا تو اسی ایک دلیل سے ثابت ہو گیا کہ واقعی مہاراجہ صاحب قابل انتظام ریاست نہ تھے ورنہ ایک لائق اور مدبر شخص نالائق اور بدخواہ خوشامدیوں خود غرض مصاحبین کے پنجہ میں کیوں پھنس جاتا اور اس حالت کو پہنچتا الغرض مہاراجہ صاحب کی غفلت اور سہل انگاری

میں کوئی کلام نہیں - مگر ساتھ ہی اسکے ہم مہاراجہ صاحب کو بشرطیکہ یہہ بات درست ہو کہ اُنہوں نے خود انتظام وجود کی تحریک کی - نہایت عقلمند اور دور اندیش کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اگر اُنہوں سے خود انتظام نہ ہو سکا تو کونسل کے حوالہ کیا - مگر ساتھ ہی اسکے اگر یہہ خبر درست ہو کہ مہاراجہ صاحب اب بھی اگلے مصاحبین کو اپنے پاس سے دور نہیں کرتے تو ہم کہتے ہیں کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن کا معاملہ ہو مہاراجہ صاحب کو فرض ہو کہ ان ناعاقبت اندیش مصاحبین کو ابھی صحبت سے الگ کریں اور بعد پانچ سال کے اپنے کو لایق اور منتظم اور مدبر قابل انتظام ریاست و رعایا پبلک اور گورنمنٹ کے سامنے ثابت کر دکھائیں - گورنمنٹ عادل کا وہ منشا ہرگز نہیں ہو کہ ریاست کو ضبط کرے - مہاراجہ صاحب باطمینان تمام بیٹھے دیکھتے رہیں - اور کسی خودغرض دوست نما کے جھانسے میں پڑکر دلیپ سنگھ والا معاملہ نہ کر بیٹھیں - ورنہ باطن مخالفین گورنمنٹ اور بظاہر دوستان مہاراجہ صاحب بعد چندے نعلین بچاکر الگ کھڑے ہو جائینگے - آخر میں ہم مہاراجہ صاحب کو پاک کلام کی کتاب امثال مصنفہ سلیمان بادشاہ ۱۲: ۲۴ آیت پر غور کرنے کو تکلیف دیتے ہیں دیکھو کیا لکھا ہو کہ چالاک آدمی کا ہاتھ حکمران ہوگا پر سست آدمی خراج گذار ہوگا

امثال ۱۲: ۲۴ آیت

خیر خواہ کشمیر غلط فہمی سے کہتے اور لکھتے ہیں کہ عیسائی لوگ کہتے کہ ہندوؤں کے دل پتھر کے بنے ہوئے ہیں کیونکہ وے پتھر کو پوجتے ہیں صاحب دل تو تمام بنی آدم کے گوشتین ہیں مگر مثلاً عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے دل سنگ پرستی کرنے سے پتھر کی مانند سخت ہو گئے ہیں نہ یہہ کہ اُنکے دل درحقیقت پتھر کے بنے ہوئے ہیں اور یہہ کلیہ قاعدہ ہو کہ معبود کی خاصیت رفتہ رفتہ عابد میں آجاتی ہو کر میں والدین کی لڑکوں میں اور استاد کی شاگرد میں پیدا ہو جاتی ہو اسکی ہزار ہا مثالیں دُنیا میں موجود ہیں خواہ آپ تسلیم کریں یا نہ کریں اور یہہ جو آپ فرماتے ہیں کہ اس دلیل سے ایک جو احمقانہ نتیجہ نکلتا ہو یعنی جو شخص خدا کی عبادت جس چیز کے ذریعہ کرتا ہو اُسکا دل اُس چیز کا بنا ہوا ہو اور اس قاعدہ سے چونکہ عیسائی لوگ گرجا میں جاکر اُسکے ذریعہ سے پرستش کرتے ہیں اسلئے اُنکے دل گرجا گھروں یعنی اینٹ پتھر لکڑی لوہا وغیرہ ہیں آپ کی دانائی پر دال ہو معلوم ہوا کہ شبہات میں بھی آپکو بڑا ملکہ ہو صاحب یہہ کیسی ناقص تشبیہ آپ نے دی ہو کیا عیسائی لوگ گرجا کو ہندوؤں کے موافق پرمیشور کی پرتما جانکر اُسکی پوجا کرتے ہیں ہرگز نہیں یہہ صرف آپکی خوش فہمی ہو اور بس محض سنگ پرستی ہی نے ایسی ناقص تشبیہات اس گناہ عظیم کی طرفداری میں گھڑنے کے لئے آپ کو آمادہ کیا ہو +

بہارت سدھار ۲۶ - اکتوبر میں کسی تم دتا نامہ نگار نے بعنوان اخبار نور افشاں اور مسئلہ نیوگ ایک آرٹیکل میں بہت کچھ بیہودہ سرائی کی ہو اگرچہ ہم ہر کس و ناکس کے واہی تباہی اعتراضوں کے جواب میں اپنے پرچہ کے کالم صرف کرنا مناسب نہیں جانتے تاہم چند کلمات اُسکے جواب میں لکھنے بیجا نہونگے چنانچہ وہ لکھتا ہو کہ جس تعلیم نیوگ کو اڈیٹر نور افشاں زنا کہتے ہیں وہ خود بیبل میں موجود ہو اور لوقا ۲۰ - ۲۷ آیت سے ۳۳ تک مثلاً اپنے دعوی کے ثبوت میں صدوقیوں کا بیان پیش کرکے کہا ہو کہ کیا یہہ نیوگ نہیں ہو؟ پس ہم ایسی الٹی سمجھ کے آدمی کو صرف اتنا کہدینا بہتر سمجھتے ہیں کہ نیوگ میں اور اس میں زمین و آسمان کا فرق ہو نیوگ بحالت زندگی شوہر بھی دیانند نے جائز ٹھہرایا ہو اور یہہ مندرجہ بائیبل موسوی اجازت بحالت فوت ہو جانے شوہر کے تھی آپ لوگ جتنا چاہیں مسئلہ فحش نیوگ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کریں اُسکی برہنگی کو اب کسی آڑ میں بھی چھپا نہیں سکتے بقول دہرم جیون اب آپ لوگ اس مسئلہ کو نہ نگل سکتے اور نہ اُگل سکتے ہیں معلوم نہیں کہ بہارت سدھار اپنا وقار ایسے لچر نامہ نگاروں کے مراسلات درج کرکے کیوں کم کرتا ہو + فقط

گذشتہ ہفتہ میں ایک مراسلہ ہمارے مطبع میں آیا جس کے راقم نے آخر میں بجائے پورے نام کے حروف ابتدائی حروف لکھے تھے اور ایسا ہی ایک شخص کا کچھ بھی نام آخر میں مراسلہ کے نہیں تھا ہم ایسے مضامین و مراسلات کو جو اپنا پورا نام نہیں لکھتے یا گمنام بھیجتے ہیں نور افشاں میں درج نہیں کر سکتے نامہ نگاروں کو لازم ہو کہ ہمکو اپنے صحیح نام لکھیں خواہ مراسلات میں ابتدائی حروف بجائے پورے نام کے یا فرضی نام لکھیں فقط +

مُراسلات

دنیا کے بڑے عالموں نے بائبل کی نسبت کیا گواہی دی ہو

جو لوگ بائبل کو بغور پڑھتے ہیں اُن کے سامنے بائبل اپنی سچائی کی گواہی ایسے مضبوط دلائل سے پیش کرتی ہو کہ ان کو اسکے حق سمجھنے میں کچھ عذر باقی نہیں رہتا لہذا انکے لئے دنیا کے بڑے عالموں کی گواہی کچھ ضرور بھی نہیں ہو مگر ہزار ہا ایسے آدمی بھی ہیں جو کہ بائبل کو نہ تو غور سے پڑھتے اور نہ اُسے سُننا چاہتے یہہ خیال کرکے کہ اس میں بذاتہ ہی کچھ خوبی نہیں ہو اور یا یہہ سمجھتے ہیں کہ اور مذہبی کتب کے موافق یہہ بھی ایک کتاب ہو اور بس - غرض ایسے صاحبان کے روبرو دنیا کے بڑے عالموں کی گواہی جو انہوں نے بے غرضانہ طریق سے دی - پیش کرنی عبث نہوگی - وہو ہذا +

فرانسس بیکن فلاسفروں کا پیشوا فرماتا ہو	تیری خلقت کے دفتر کا مینے مطالعہ کیا لیکن زیادہ تیرے نوشتوں کا میں تجھے دریا میں میدانوں اور باغوں میں میں تلاش کرتا ہا لیکن مینے تجھے تیری ہی ہیکل میں پایا
سلڈن جو انگلستان کا تاج کہلاتا ہو	کوئی کتاب ایسی نہیں ہو جسپر ہم تکیہ کرکے آرام سے اپنی جان دیکھیں - مگر بائبل

ملٹن ایک نہایت مشہور شاعر
کوئی گیت صیہون کے گیتوں کے برابر نہیں کوئی فصاحت نبیوں کی فصاحت کے مقابل نہیں اور نہ کوئی پولٹکس ایسا ہی جیسا پاک نوشتے سکھلاتے ہیں +

لاک جو نہایت عمیق سوچنے والا تھا
اُس سے سوال کیا گیا کہ سب سے آسان اور یقینی طریقہ عیسائی مذہب کے علم حاصل کرنیکا کیا ہی۔ اس نے جواب دیا۔ پاک نوشتوں کا مطالعہ کرو۔ خاصکر نئے عہدنامہ کا اسلئے کہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی بخش کلام ہی اسکا مصنف خدا ہی۔ اسکا مقصد نجات اور اسکا مضمون خالص سچائی ہی +

سر ایزک نیوٹن جو علم ریاضی میں یکتا تھا
ہم پاک نوشتوں کو سب سے زیادہ عمیق اور دقیق فلاسفی سمجھتے ہیں۔ جسقدر بائبل کے معتبر ہونے کا ثبوت ملتا ہی اسقدر اور کسی دنیاوی تواریخ کا نہیں ملتا +

سموئیل جانسن نے
اپنی زندگی کے آخر میں ایک نوجوان کو کہا۔ سچ جان کہ میں ابھی اپنے خالق کے حضور جانے والا ہوں اور تجھے یہہ صلاح دیتا ہوں کہ روز روزمرہ زندگی بھر بائبل کو پڑھا کر“ +

کوپر ایک انگریزی شاعر
پاک نوشتوں میں ایک تجلی ہی جو سورج کی روشنی کے موافق چمکتی ہی اور اُس نے ہر زمانہ کے لوگوں کو منور کیا ہی لیکن خود کسی سے منور نہیں کی گئی +

سر ولیم جونس جو کہ مشرقی علوم کا فاضل تھا
مینے متواتر بائبل کو پڑھا اور اسکی بابت میری یہہ رائے ہی کہ اگر اسکو الہامی نہ سمجھا جاوے تو بھی اس میں لطافت اور خوبی۔ پاکیزہ اخلاقی تعلیم اور معتبر تواریخ اور لطیف نظم اور فصاحت ایسی پائی جاتی ہی کہ اور کسی زبان کی کسی کتاب میں نہیں ہی +

روسّو ایک فرانسیسی مصنف
اگر ساری فلاسفی کی کتابوں کو پڑھو تو معلوم کروگے کہ وے باوجود اپنی فصاحت اور بلاغت کے نوشتوں کے سامنے حقیر و ذلیل ہیں +

نپولین بونا پارٹ فرانس کا مشہور بادشاہ
بائبل ایک کامل سلسلہ واقعات کا اور تواریخی آدمیوں کا ہی۔ اس سے زمانہ حال اور آئندہ کے ایسے بھید کھل جاتے ہیں کہ ویسے اور کسی دین سے نہیں کھلتے جو کچھ اس میں ہی وہ بلند و بالا اور خدا کے لائق ہی یہہ لاثانی کتاب ہی۔ سوائے خدا کے اور کون ایسے نئے اور لاثانی خیالات پیدا کرسکتا ہی +

کول ریج مشہور شاعر
سولیزیشن سائینس اور قانون بائبل کے ساتھ سایہ کی مانند رہا یعنے اخلاقی اور علمی ترقی اُنہیں ممالک میں ہوئی جہاں بائبل پہنچی۔ اسنے ہمیشہ ترقی کو سہارا دیا اور اسکی راہ نما رہی۔ نیک لوگوں اور سب سے دانا لوگوں اور سب سے بڑے شاہنشاہوں نے اقرار کیا ہی کہ اسکی تاثیر پاک انسانیت کو پیدا کرنے کے لئے کامل آلہ ہی +

ارتھر ہالم مشہور مورخ کا بیٹا
میں بائبل کو خدا کی کتاب مانتا ہوں اسلئے کہ یہہ انسان کی کتاب ہی۔ یہہ انسان کے دل کی ہر حالت کے لئے مفید ہی +

امید ہی کہ ناظرین ان گواہوں کی گواہی پر غور فرماکر خود بائبل کو آزمائینگے اور معلوم کرینگے کہ یہہ ایسی کتاب ہی جسکے وسیلہ سے پاک انسانیت خدا کی حضوری کے لائق گنہگار انسان میں پیدا ہوتی ہی +

بندہ فتح مسیح از بٹالہ

٭ یہہ ایک بے دین شخص تھا۔ اسنے ایک اور مقام پر لکھا ہی سقراط فلاسفروں کی موت مرا لیکن مسیح کی موت ابن اللہ کے موافق ہی +

٭ یہہ گواہیاں پیدگرسن سے ترجمہ کرکے لکھی گئیں ہیں +

شاہی دعوت

میرے پاس آؤ

آنے سے کیا مراد ہی

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۴

بعضے اس دعوی کو پڑھکر سوال کرتے ہیں کہ آنا کسکو کہتے ہیں۔ میں اس سوال کا کیا جواب دوں سوائے اسکے کہ آنا آنے کو کہتے ہیں یہہ فعل ایسا عام اور صریح ہی کہ ہر ایک اس کو بخوبی جانتا ہی اسکی زیادہ تشریح کرنا نا ممکن اور فضول ہی تو بھی میں چند بات اسکی نسبت پیش کرتا ہوں جو سائل کو امداد پہنچا سکتی ہیں +

آنے کے فعل میں دو باتیں مستعمل ہیں (۱) اُسجگہ کو چھوڑ دینا جس میں آنیوالا اب کھڑا یا موجود ہی (۲) اُسجگہ میں پہنچ جانا جہاں بلانے والا کھڑا یا موجود ہی۔ سو میرے پیارے پڑھنے والو جب خداوند یسوع مسیح تم کو فرماتا ہی کہ میرے پاس آؤ تب اُسکی مراد یہہ ہی کہ تم اُس جگہ کو یا پناہ گاہ کو چھوڑ دو جس میں تم اب موجود ہو تم اپنے نیک عملوں پر بھروسا مت رکھو کیونکہ وہ پورے نہیں ہیں اور نقص سے بھری ہوئے ہیں اُن کو بالکل چھوڑ دو تم اُن گوروؤں پر یا پیروں پر یا پیغمبروں پر یا دیو دیوی پر جن پر اب بھروسہ رکھتے ہو ان کی بھی پناہ چھوڑ دو مسیح فرماتا ہی میرے پاس آؤ یعنے اُس کے پاس پہنچ جاؤ اُسی کو اپنی پناہ گاہ بناؤ اور اس میں وہ آرام

حاصل کرو جس کی تلاش میں تم ہو۔ فرض کرو خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں پھر آوے اور کسی اندھیری کوٹھری میں کھڑے ہو کر تم کو بلند آواز سے بلا دے میرے پاس آؤ تب تم کیا کرو گے۔ بیشک اگر تم کو یقین ہو کہ وہ آواز خداوند یسوع مسیح کی ہے اور وہ تم کو نجات دینے کے لئے قادر ہے تم بیشک سارے دل اور سرگرمی کے ساتھ اسکے پاس جاؤ گے تمہارا اسکے پاس جانا اسی امر پر موقوف ہوگا کہ تم اُسپر یقین کرو۔ کیونکہ ضرور ہے جو خدا کی طرف آدمی یہہ یقین کرے کہ وہ موجود ہے اور اپنے ڈھونڈھنے والونکو بدلہ دیتا ہے۔ تمہارے یقین پر موقوف ہے خداوند یسوع مسیح اب حقیقی طور پر تمہارے نزدیک ہے گو تم اسکو جسمانی آنکھوں سے نہیں دیکھتے ہو تو بھی وہ تمہارے نزدیک ہے اور گویا کسی اندھیری کوٹھڑی میں کھڑے ہو کر بولتا ہے کہ میرے پاس آؤ اب تم اُسکی آواز سنو مت ڈرو صرف ایمان لاؤ اور اپنے آپ کو اسکے قدموں پر گراؤ تم اُسکی دعوت اپنے ہاتھ میں لیکر خداوند کی طرف پھرو اور اس سے کہو کہ ساری بدکاری کو دور کر اور مجھے عنایت سے قبول کر تم یقین جانو کہ وہ تم کو فرماویگا کہ اُسے جو مجھ پاس آتا ہے میں ہرگز نکال نہ دونگا۔

اب امید ہے کہ تمہارا شبہ دور ہو گیا ہوگا لیکن اگر ابھی تک کچھ باقی ہے تو میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ کتاب مقدس کو کھولو اور متی کی انجیل کے آٹھویں باب سے شروع کر کے چاروں انجیل کا مطالعہ کرو اور غور سے دیکھو کہ کس طرح خداوند کے پاس لوگ آتے رہے کسطرح وہ اپنے دکھ اور درد بتاتے رہے اور کسطرح اُن کو ہٹا کر اپنے گھر چلے گئے وہ جانتے تھے کہ وہ کس چیز کے حاجتمند ہیں اور وہ یہہ بھی جانتے تھے کہ وہ حاجتیں کیونکر مسیح کے وسیلہ سے پوری ہوتی ہیں سو وہ مسیح کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور اپنی حاجتوں کو پوری کر گئے تم بھی ایسا ہی کرو خدا کی پاک روح سے دعا کرو کہ وہ تم کو تمہاری روحانی حاجت سے واقف کر دیوے اور تمہاری آنکھیں مسیح کی طرف رجوع کر دیوے جو ساری حاجتوں کو دور کرنیوالا ہے تمہارے دلوں سے شک شبہ دور ہو جاویگا اور تم بخوبی جان لو گے کہ آنا کسکو کہتے ہیں اور مجھکو کہو گے کہ اب ہم فقط تیرے کہنے سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سنا اور جانتے ہیں کہ یہہ فی الحقیقت جہان کا نجات دینیوالا مسیح ہے اور اسکو کہو گے اے میرے خداوند اور اے میرے خدا۔ باقی آئندہ

مسیحا مجھ سے بولتا تھا اے تھکے ماندے آ
اور آ کے میرے سینے پر تو تکیہ کر ستا
میں جلد گیا خوار لاچار سست ماندا اور داس
اور میں نے خوشی اور آرام تب پایا اُسکے پاس

(پادری، کے۔ سی۔ چیٹرجی ہوشیارپور)

پر سوار تھے اوتار

فی زمانہ لوگ کسی نہ کسی گورو یا اوتار کو مکتی داتا یعنے نجات دہندہ مانتے چلے آتے ہیں اور بہت سے اوتار مانے جاتے ہیں لیکن سچا اور نجات دہندہ اوتار صرف وہی ہے جو گنہگار کا فائدہ چاہے اور اپنا نقصان اٹھا کر اسکو گناہ کی برائی اور سزا سے بچاوے اور روحانی طبیعت پیدا کر کے اسکو نیک چلن اور دیندار بناوے۔

ہندوؤں میں بہت سے اوتار مانے جاتے ہیں مثلاً مچھ کچھ نرسنگھ رام اور کرشن وغیرہ لیکن یہہ سب اپنے اپنے مطلب کے معلوم ہوتے ہیں اور اُنہوں نے ایسے کام کئے کہ جن سے اُنکے ماننے والوں کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ان کے اوتار دہارن کرنیکے مختصر سبب خود دیکھو مچھ اوتار اسلئے ہوا کہ چار ویدوں کو سمندر سے ڈھونڈ کر نکالے اس سے گنہگار کو کیا فائدہ کچھ اور باراہ اوتار اسواسطے ہوئے کہ زمین کو جو ڈگمگاتی تھی تھامیں بھلا بتاؤ کہ گنہگار ونکو اس سے کیا حاصل نرسنگھ اوتار ہرنا کشپ کا پیٹ پھاڑنے کیواسطے ہوا ذرہ غور کرو کہ گنہگار ونکو اس سے کیا ملیگا اور کیا بہتری ہوگی۔ باون اوتار ہوا کہ راجہ بل کو فریب دے بھلا اس سے عاصیونکو کیا مطلب۔ پرسرام اوتار چھتریوں کو ہلاک کرنیکے واسطے ہوا تو بتاؤ کہ لوگوں کو کیا فائدہ رام اوتار ہوا کہ راون کو مار ڈالے کرشن اوتار ہوا کہ کنس کو ہلاک کرے اب ذرہ انصاف کرو کہ کیا ایسے اوتاروں سے گنہگار ونکو کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور دیکھو بدھ اوتار ہوا کہ ناستک مت پھیلاوے کہو کہ اس سے کیا فائدہ۔ اب ذرا غور سے سوچو کہ بالفرض مانا کہ ان سب اوتاروں نے یہہ کام جو یہاں ہوئے پورے کئے تو پھر گنہگار انسان کو ان تمام باتوں سے کونسا فائدہ متصور ہے۔ کیا ان باتوں سے انکے گناہ دور ہو جاوینگے ہرگز نہیں۔ بلکہ ان تمام باتونکا گنہگار انسان سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہے۔ تو پھر آئے بھولے ہندو صاحبان جو بلا سوچے سمجھے ابتک ان کی پیروی کرتے ہو ذرہ گوش ہوش سے کیوں نہیں سنتے کہ وہ سچا گورو جو گنہگار کے گناہ دور کرتا ہے کون ہے۔

اس مضمون کا عنوان "پر سوار تھے اوتار" یعنے وہ سرونکا فائدہ کرنیوالا اوتار ہے ظاہر کرتا ہے کہ ضرور ایسے ہی اوتار سے گنہگار کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اب سوچنا چاہئے کہ وہ کون ہے ان اوتاروں میں تو وہ نہیں وہ ان کے علاوہ ہوگا۔ ہاں وہ اوتار نجات دہندہ از جانب مسیح ہے جسکی زندگی کا خاص شغل گنہگار انسان کا بچانا تھا جس نے گنہگاروں کا گناہ اپنے اوپر اٹھایا اور اُنکی سزا بھی خود برداشت کی اور اپنی نیکی سے گنہگار کیواسطے تمام نعمتیں خرید لیں اور اب گنہگار کو مفت میں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے اُس کی آواز بڑی میٹھی اور دلپسند ہے وہ کہتا ہے کہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوئے کو ڈھونڈے اور بچاوے لوقا ۱۹ باب ۱۰ آیت اور یہہ کہتا ہے کہ جو مجھ پاس آتا ہے میں ہرگز نکال نہ دونگا۔ یوحنا ۶ باب ۳۷ آیت۔ وہ تھکوں اور ماندوں کو بلاتا ہے تاکہ دوزخ کی تکلیفات سے اُن کی جان بچاوے اور موت سے چھڑا کر زندگی میں پہنچا دے۔ اس لئے اب نجات کے طالبوں کو ضرور چاہئے کہ وہ اس نجات دہندے اوتار کو مانیں اور نجات حاصل کریں۔

راقم

جمل سنگھ از کھنہ ضلع لودیانہ

مسیح خدائے مجسم

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۴

علاوہ ازیں اہل اسلام سب مانتے ہیں کہ خدا تو دنیا میں ہر ایک جگہ موجود ہو اور وہ حاضر و ناظر ہو اور ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی مانتے ہیں کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں بھی ہو۔ تو اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا جزو۔ نصف یا پورہ خدا کسی گھر میں معہ اپنی کل صفتوں کے یا بغیر صفات کے ہو؟ ہر ایک جواب دیگا کہ کل خدا معہ اپنی کل صفتوں کے کسی مکان میں موجود ہو۔ تو جب ۵ یا ۷ گز چوڑے اور ۱۰ یا ۱۲ گز لمبے کمرے میں کل خدا معہ اپنی کل صفات کے موجود ہو تو کیا ایک جسم میں نہیں آسکتا؟ اس گھر میں محدود نہ ہوا تو کیا اس جسم میں محدودی یا غیر محدودی کی قید لگا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس نتیجہ یہہ ہی نکلا کہ بیشک جسم میں بھی ہو سکتا ہو اور کہ خدا کا جسم میں ہونا امکانات سے باہر نہیں +

جب ہم یہاں تک دلیلوں سے ثابت کرتے چلے آئے تو اس پر شاید کوئی کہیگا کہ خدا کا جسم میں ظاہر ہونا ناممکن تو نہیں پر عقل کے خلاف معلوم دیتا ہو کہ ایسا عظیم بزرگ قادر مطلق خدا اس ڈیڑھ دو من کے انسانی جسم میں آجاوے اور مخلوق کا بھیس اختیار کرے۔ بیشک ایک بعید تو ہو۔ پر جبکہ ہم دیکھتے کہ فی زمانہ کسی شخص جو نہایت دانا اور عقلمند ہیں۔ انہیں سے کوئی علم ہیئت سے واقف۔ کوئی طرح طرح کے آلات نکالتا۔ کوئی برقی کو ترقی دیتا۔ اگر کسی چھوٹی سی چیز میں جو دنیا کے ایک گوشہ میں کسی مقصد یا مطلب کے لئے جا رہے تو کیا اسکی شان یا عزت میں کسی قسم کا خلل آجائیگا؟ ہرگز نہیں پس اسی طرح سے اگر خدا کسی غرض یا مقصد سے یہہ خاکی جسم اختیار کرے تو کیا اسکی ذات عالی شان میں فرق آجائیگا؟ ہرگز نہیں پس جبحال کہ سب مذہب والوں سے خدا انسانی بہتری کا موجد مشہور ہو جو دیکھتا ہو کہ دنیا باعث گناہ اور شرارت کے طرح طرح کی خرابی اور خستہ حالی میں مبتلا ہو رہی جسکے سبب اُس پر قہر الٰہی جھوم رہا ہو اور وقت آتا ہو کہ سخت طوفان کی طرح ٹوٹ پڑیگا۔ پس یہاں پر ہم ایک بھاری ضرورت دیکھتے ہیں اور عقل کے خلاف بھی نہیں معلوم دیتا بلکہ خدا کا اوتار ہونا ایک ممکن اور ضروری امر قرین قیاس دکھائی پڑتا ہو۔ کیونکہ جبحال کہ خدا اپنی ذی عقل مخلوق کی عقبیٰ میں نجات اُن آنیوالی آفات سے چاہتا ہو تو یہہ ہرگز ایشور کو ضرورت ہو کہ آنا پڑے تاکہ اپنی مخلوقات کی صورت میں اُنکی امداد کے لئے موجود ہووے اور نمونہ دکھاوے ذرا فرضاً خیال کرو کہ ایک حرفت صنعت اور دستکاری کی تعلیم کا مکان کھولا گیا ہو اور اشتہار دیا گیا ہو کہ جو چاہے اسمیں داخل ہو کر سیکھے۔ پس اُن نوجوانوں کو جو کچھ سیکھنے کی غرض سے وہاں آئے ہیں اگر اُس کارخانہ کا مالک صرف ایک ہدایت نامہ اپنے ہاتھ سے لکھکر بھیجدے اور آپ گھر میں لیٹ مارے تو کیا اُس تحریری ہدایت نامہ سے اُن طلبا کو کچھ بھاری فایدہ پہنچیگا؟ کیا انکا مقصد بر آویگا؟ ہرگز نہیں۔ تاوقتیکہ مالک خود اُن میں حاضر ہو کر اور اُن جیسا بنکر اُنکو نہ سمجھاوے اور سکھلاوے ایسا ہی کسی فوج کے نئے دستہ کو اسکے کپتان کے ہدایت نامہ سے مطلق فایدہ نہ پہنچیگا۔ جبتک کہ وہ خود انہیں حاضر ہو کر جانفشانی اور دلاوری سے نہ سکھاوے اور ہوشیار نہ کرے۔ پس اسی طرح سے اے معترض بھائیو جان لو کہ اِس دنیا کا حال بگڑا ہوا ہو۔ سو جبتک کہ خدا خود نہ آوے۔ آپ جسم میں ظاہر نہ ہو۔ اور اُسکو نہ سدھارے۔ تبتک دنیا نہ سدھریگی اِس زمین کے پردے پر ہم دیکھتے ہیں کہ نمونہ سے بالضرور فایدہ یا نقصان ہوتا ہو دیکھے اگر والدین خدا پرست ہوں تو اُنکے بچے بھی اکثر خدا شناس نکلتے ہیں۔ اُستاد اگر متقی ہو تو شاگرد بھی ہوشیار بنجاتے ہیں۔ اگر کسی دین کا ہادی زناکار دلیر ظالم اور ناپاک چلن ہو تو وہ قوم بھی زناکاری۔ لوٹ مار سخت دلی اور شرارت میں مشہور و معروف ہو جاتی ہو۔ اور جس قوم کے رہبر نے پوشیدگی میں زنا کیا ہو اور علانیہ زناکاری اور ہٹ دھرمی کی تعلیم دی ہو تو اسکے پیرو شرارت اور ضد میں بے مثل نکلتے ہیں۔ پس قرین قیاس ہو کہ خدا جو دنیا کو سدھارنے چاہتا ہو ضرور ہو کہ خود موجود ہو کر نمونہ اپنی نگرانی میں اپنی مخلوقات کو دکھاوے اور جس طرح سے بن پڑے (کفارہ) مجسم ہو کر اپنی مخلوقات کو فیض پہنچاوے۔ آدم زاد دنیا کی ابتدا سے اسی نمونہ کے منتظر رہے کیونکہ نہ کوئی پیغمبر نہ نبی نہ مرشد نہ کوئی بشر ایسا ہوا جسکا نمونہ قابل تقلید ہوتا اور جس کا نمونہ آدم زاد دیکھکر لیتے۔ یہیں سے ہم کو بھی ضرورت نظر پڑتی ہو کہ خدا ہی جسم میں ہو کر اپنی مخلوقات کو نمونہ دکھاتا +

اب آخر میں صرف یہہ سوال لازم آتا ہو کہ آیا ایسا کوئی اوتار ہوا کہ نہیں؟ اور اگر ہوا تو وہ کون تھا؟

ہم سب جانتے ہیں کہ خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا جبتک کہ اوتار کی صورت میں نہ آوے۔ فی زمانہ بہتوں کا یہہ بیہودہ دعویٰ ہو کہ ہمارا فلاں اوتار ہو ہمارا فلاں اوتار ہو۔ لیکن جہانتک ہم نے بے تعصبی کی نظر سے چھان مارا ایک بھی نہیں پایا جس سے ظاہر ہو کہ فلاں اوتار خدا کی شان کا ہو۔ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نکلا۔ ہندو۔ مسلمان۔ آریہ۔

(کس کس کا نام لیں) اسی قسم کا دعویٰ اپنے اپنے حق میں پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خدا کے کلام کی کسوٹی کے سامنے انکے دعوے کا سونا کھرا نہیں نکلا۔ کھوٹ کی کمی و بیشی سے ملا ہوا ہو۔ ہاں اتنا تو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ بعض بعض بزرگ نیک سیرت اور خوش اخلاق تو گذرے ہیں پر پھر بھی بشر ہی ہیں۔ عیب سے خالی نہیں۔ خالق کو مخلوق سے کیا نسبت۔ پھر مسیح کے حق میں ۱۸ سو برس سے زیادہ گذرے کہ عیسائیوں کا بھی یہہ ہی دعویٰ چلا آتا ہو اور انجیلوں سے جو اُسکے شاگردوں نے لکھیں اسکی نسبت یہہ صاف ظاہر ہوتا ہو کہ اگرچہ یہہ ایک بھید ہو اور بعید العقل بھی ہو پر خلاف عقل نہیں۔ کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ اور وہ مسیح عیسیٰ ہو۔ جو کہتا ہو کہ کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہو؟

باقی آیندہ

راقم پادری دھرم داس صاحب

جناب اڈیٹر صاحب نورافشاں

۱۹- اکتوبر کے پرچہ دہلی پنچ میں اشاعت اسلام کے بارہ میں پنچ بہادر نے بہت سی تعریف سلام کے مشنری صاحبان کی کی ہو اور عیسائی مشنریوں کو تعصب کا خطاب دیا ہو- اور مضمون کے آخیر میں یوں لکھا ہو کہ ملک برہما میں اب اسلام کا مذہب بذریعہ بیاہ و شادی و نصیحت وغیرہ کے پھیل رہا ہو +

لایق اڈیٹر صاحب درحقیقت پنچ سچا ہو اور پنچوں والی بات کی ہو کیونکہ نصیحت کے وسیلہ سے اگر نہیں تو بیشک اسکو تو ہم فوراً مان لینگے کہ دین اسلام بیاہ اور شادی کے وسیلہ ضرور پھیلنے لگ گیا ہوگا- اسوقت مجھے ایک شعر یاد آیا ہو +

کیا بات جو غیر پردہ کھوسے + جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

راقم ایک ثالث

منقولات

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی چٹھی کا جواب

آپ کی ۲۰- جون ۱۸۸۶ء والی چٹھی جو جنیوا سے طبع ہو کر ہندوستان کی اخباروں کو مشتہر کرنے کے لئے بھیجی گئی ہو جو بعض اخباروں نے چھاپ کر شائع بھی کی ہو ہم نے بھی اسکو بڑی غور کے ساتھ پڑھا ہو کیونکہ آپ نے پنجاب کے خالصہ دھرم کو بالخصوص توجہ دلائی ہو- ہم بڑے ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ حکومت شخصی ہو یا قانونی یا جمہوری اُس سے عموماً دیکھا جاتا ہو کہ رعایا کو بلحاظ تمدن کیا کیا فائدے ملتے ہیں یعنے اُن کے اخلاق پر حکومت کا کیسا اثر پڑتا ہو اور عامہ آسائش پر کیسا اخلاق میں انسانیت جو تعلیم و تعلم یا نیک تقلید سے حاصل ہوتی ہو داخل ہو اور آسائش عامہ میں مال و جان کی حفاظت- عام تمدنی انتظام- معاشرت کی ترقی راستوں کی درستی وغیرہ شامل ہیں- اب چٹھی کا جواب سُنئے-

(۲) ہم کل خالصہ دھرم بالخصوص سکھان باشندگان ضلع گوجرانوالہ جن سے آپ بباعث قدیمی ہموطن ہونیکے خاص تعلق رکھتے ہیں- آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی حکومت اور طریق حکمرانی کو موجودہ برٹش گورنمنٹ کے اعلیٰ درجے کے انتظام کے ساتھ بنظر تعمق مقابلہ کرتے ہیں تو آپکی چٹھی اور اس کے مضمون کو کمال نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں- ذرا بھی اسکی وقعت نہیں کرتے اور نہ آپ سے کچھ ہمدردی رکھتے ہیں- آپ کی چٹھی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہو کہ آپ بوجہ اپنی غلط کاری کے گورنمنٹ پر ناخوش ہیں- لیکن آپ کی ناراضی خالصہ کی رنجیدگی کا باعث نہیں ہو سکتی- ہم صدق دل سے انگلشیہ گورنمنٹ کے دوست ہیں- اسکی مہربانی انصاف- امن پسندی- فیاضی اور سیر و رشتی دیکھاں نظر کے قائل ہیں- ہم خوشامد سے نہیں کہتے- بلکہ سچائی سے برٹش حکومت اور آپ کی حکومت کا کچھ مقابلہ کر کے عرض کرتے ہیں- پھر آپ ہی انصاف کر لیجئے کہ آپ کا دعویٰ کہانتک فضول ہو جو جگ ہنسائی کا موجب ہوا ہو- (۳) پہلے آپ اپنی اخلاقی اور انتظامی حالت پر غور کریں کہ آپکے یا آپ کے بزرگوں کے زمانے میں کہانتک رعایا بلکہ خود شاہی خاندان ۵-عوی کریکہ ہم خصائل بھیمیا رذیلہ عادات میں مشہور تھے- ملک پنجاب کسطرح مبتلائے مصائب تھا- اور اندرونی خانہ جنگیوں کا تختۂ مشق بنا ہوا تھا حق یہہ ہو کہ خالصہ میں ایمانداری اور وفاداری نام کو بھی باقی نہ تھی- جا بجا شر و فساد کی آگ مشتعل تھی- تحصیل علوم کا خیال اُٹھتا جاتا تھا حتی کہ علمی الفاظ کا جاہل سکھوں کے روبرو ادا کرنا جرم ہو گیا تھا- تعصب مذہبی- غرور- خودستائی- خودغرضی- کورنگی- بوالہوسی- اور عام بدچلنی ہمارا خاص شیوہ بن گیا تھا- جب سرکار خالصہ اپنی بد اخلاقیوں کی وجہ سے جاتی بہار کا میوہ ہو گیا تو یہہ میوہ کیسا زہریلا ہو گیا تھا- جس نے ہوس کی سنتیج ہوا- یا نشانہ اجل بنا جس نے بھاری تنخواہ بڑہائی (۴) کڑے کتنے بخشے- وہی تاجدار ہوا یا مسند وزارت پر بیٹھا- چونکہ نمکحرامی میں ہم اُستاد بن چکے تھے- جس نے اور زیادہ لالچ دیا اُسے کامیاب کر دیا حقداروں کے حق پامال کر دیئے- نتیجہ کا رائج مشہور ہوا یا دوسرے لفظوں میں اسے سکھا شاہی یا اندھیر نگری چوپٹ راجا کہنا چاہئے- ہمارے سینوں میں لالچ کا شعلہ ایسا مشتعل ہوا تھا کہ دوزخ کیطرح نعرہ ھل من مزید مارتے تھے- رفتہ رفتہ نمک از سرکار رو آرد از بازار کی نوبت آپہنچی تھی- اس رعایا کی مٹی خراب ہوتی تھی- لوگ بیچارے کہاں جائیں- کس سے کہیں- قہر درویش برجان درویش کہکر خاموش رہتے- ظالم مارے اور رونے نہ دے رعایا کی کچی فصلیں بلا اجازت مالک کے مفت کاٹ لیجاتیں- مالک نے کچھ عذر کیا تو اُسکا سر تن سے جدا کر دیا- دولتمند ہونا گناہ تھا- ثابت ہوا تو لوٹا گیا- مکان توڑ کر جبراً غلہ خوردنی اور اسباب وغیرہ نکال لیا جاتا- غریبوں کی اور بھی مٹی پلید تھی- انہیں ہر موقعہ اور ہر کام پر گرفتار کر لیا جاتا- اور بیگار میں لگایا جاتا- رشوت ستانی اور جبر و تعدی عمل حد سے گذر چکی تھی- ادنے ملازمان سرکار کو شاہی اختیار استعمال کرنے میں ذرا بھی خوف نہ ہوتا تھا- چوروں کو بجالت شبہہ بھی جلتی آگ میں جلایا جاتا- لوگوں کے ننگ و ناموس کا کچھ ٹھکانا نہ رہا تھا- عورت کی عصمت و عفت بگاڑنے میں جرأت کیجاتی تھی- اہل اسلام کی مسجدیں گرائی جاتیں یا اُنکی جگہ دھرم سالے بنائے جاتے- کیا مجال کہ مسلمان نماز کے وقت مسجد میں باآواز بلند بانگ نماز کہہ سکتے- فوج کا کچ اپنے ملک ہی میں رعایا کے ساتھ وہ سلوک کرتا کہ مغربی حملہ آوران اہل اسلام کے ظلم و ستم میں ہمسری ہو جاتی- جس طرف فوج گذرتی راہ میں اُتر ۔ ل جاتا- زمینداروں کی کچی پکی فصلیں تباہ کیجاتیں- یہانتک کہ کنوؤں کے چرخ بھی اُتار کر پھونک دیئے جاتے- دن دہاڑے راہگیر مسافر لوٹے مارے جاتے- انتظام خاک بھی نہ ہو سکتا- ذاتی انتظام حفاظت کے سوا اکیلا دوکیلا سفر کرنا بالکل ناممکن تھا + باقی آئندہ

کوہ نور

مختلف واقعات

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے خط کے جواب میں جو انہوں نے مقام جنیوا واقع فرانس سے اپنے ہموطنوں خصوصاً سکھوں کی طرف مخاطب کیا تھا سکھ صاحبان پنجاب نے گوجرانوالہ سے ایک پمفلٹ کے ذریعہ سے اپنے حسن ارادت اور وفاداری کے خیالات کو جو انہیں اپنی گورنمنٹ سے مربوط ہیں کامل اظہار اور ان آرام و آسائشوں کا مفصل اعتراف کیا ہے جو انہیں برٹش عمل سے نصیب ہیں

پرنس وکٹر و- نومبر کو وارد بمبئی ہو کر میونسپلٹی کا ایڈریس لیکر اسی روز پونا کو روانہ ہو جائینگے اور پانچ روز تک اپنے عم بزرگوار یعنے شہزادہ ڈیوک آف کناٹ کے یہاں رہینگے - منہ

حضور ملکہ معظمہ اپنی سلطنت ہند کے ساتھ نہایت دلچسپی رکھتی ہیں اس پر انکو بڑا فخر ہے اسکے برابر انکے دل میں کسی چیز کی قدر نہیں وہ اکثر فرمایا کرتی ہیں کہ اگر بحری سفر اسقدر پیدا نہ ہوتی اور میں اسقدر عمر رسیدہ نہ ہوتی تو میں کچھ کرتی یا نہ کرتی مگر ہندوستان کو ضرور جاکر دیکھتی منہ

میر مظہر علی تحصیلدار قصور کسی تالاب پر مچھلی کے شکار کو گئے ایک شخص نے منع کیا کہ آپ اس تالاب سے مچھلی نہ پکڑیں جب انہوں نے نہ مانا تو اس شخص نے برچھہ مار زخم کاری لگا خدا حافظ

خوشی کی خبر ہے کہ لارڈ گیلوے صاحب جنکی نسبت بعض اخبارات نے مرتکب جرم خلاف فطرت ہونا بیان کیا تھا اس الزام سے بری ہو گئے صرف عداوتاً بہ اتہام انپر کیا گیا تھا - منہ

ملا ن محمد خاں نے افغانوں میں ایک اشتہار مضمون جاری کیا ہے کہ شیعہ فرقہ کے خلاف جہاد کیا جاوے اس مذہبی جہاد کے واسطے باشندگان تیراہ کے ملا کو دو بڑی توپیں دینے کا وعدہ کیا ہے ملا کے بہت سے معتقدین اس قسم کے ہیں جو اس امر کے خواہشمند ہیں کہ اپنی سرحد سے شیعہ فرقے کو نیست و نابود کر دیں- مہر نیمروز

جودھپور کی خبر ہے کہ ایک عورت کو دو کابلی بھگائے لئے جاتے تھے جب وہ موضع بنگلا میں پہنچے تو وہاں کے ٹھاکر نے انہیں ٹوکا آخر مقابلہ ہوا اور وے دونوں کابلی مارے گئے اور مظلوم عورت گھر پہنچائی گئی لیکن ٹھاکر گرفتار ہوا اور عدالت فوجداری نے مقدمہ دایر کرکے ٹھاکر کو دایم الحبس منید کرنیکی تجویز کی مگر جب منظوری کے واسطے مسل صدر میں گئی تو حکم ہوا کہ ٹھاکر کا کچھ قصور نہیں بلکہ اسنے بڑی بہادری اور انسانی ہمدردی کا کام کیا ہے اور اسکو بری کر دیا گیا-

ہمعصر خیر اندیش لکھتے ہیں کہ بہت افسوس سے سنا گیا کہ ہمارے فرشتہ سیرت خیر خواہ ہند بریڈلا سخت بیمار ہیں انکے پھیپھڑوں میں خون جم گیا ہے انکی حالت بہت نازک ہے ہم دست بدعا ہیں کہ خدا ایسی پاک روح سے ابھی کچھ دنوں اور دنیا کو مستفید ہونے دے- **نور افشاں** بریڈلا تو کہتے ہیں کوئی خدا نہیں چنانچہ انہوں نے اپنے پھاٹک پر جلی حروف میں لکھکر لٹکا رکھا ہے (نوگاڈ) یعنی کوئی خدا نہیں آپ انکے لئے کونسے خدا کے آگے دست بدعا ہیں ؟ -

چتور گڈھ کے ہنود میں تاریخ کی صحت پر تکرار ہوا- یعنی ایک فریق تو کہتا تھا کہ آج ۱۰ تاریخ ہے اور دوسرا کہتا تھا نہیں آج ۹ تاریخ ہے آخر لاٹھی سونٹے سے گذر کر تلوار پر جا کر فیصلہ ہوا کچھ لوگ تاریخ کی صحت پر نرگ سرگ کو گئے کچھ زخموں کے لئے انکی تاریخ کو یاد کر رہے ہیں کچھ جیل خانہ میں بیٹھے حساب پھیلا رہے ہیں اور کچھ نہیں تو سرکاری دفتر میں یہہ تاریخ ضرور یادگار رہیگی- منہ

پیرس میں حال میں ایک عجیب کانفرنس ہوئی اس میں بہرے اور گونگے لوگ جمع تھے تمام ممالک یورپ سے بہرے اور گونگے آئے تھے اور ۲۳ آدمی امریکہ سے آکر شریک ہوئے اس چپ چاپ جلسہ کا نظارہ عجیب و غریب تھا تمام خیالات علامتوں سے ادا کئے جاتے تھے کبھی کبھی خوشی کے وقت عجیب قسم کا شور سا مچتا تھا رزولیوشن پاس ہوئے اور رپورٹ مرتب ہو کر زیر طبع ہے- عام

حضور پرنس آف ویلس ماہ حال میں مصر میں وارد ہونگے اسکے بعد علاقہ سوڈان کے ان مقامات مثل طل کبیر کی سیر فرمائینگے جہاں انگریزی فوجوں نے اہل سوڈان کو تاریخی شکستیں دی تھیں وہ شاید سوئکم کو تشریف لیجائینگے اور وہاں مصری فوج کی قواعد کا معاینہ فرمائینگے- منہ

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

ٹربیون لکھتا ہے کہ گورنر مدراس کے سفر ترچنا پلی میں ایک مسلمان مجسٹریٹ مسٹر شجاعت علیخاں کی لیڈی صاحبہ شریک دعوت ہوئیں- خیر اندیش

امریکہ میں ایک مشہور اخبار کا ایڈیٹر بارہ سالہ لڑکا ہے منہ

تمام ہندوستان میں اسوقت دو سو پچاس عورتیں ڈاکٹری کی تعلیم کر رہی ہیں-

راولپنڈی کے ملٹری مدرسہ مشن میں خونخوار جنگ ہوئی مسمی لابھ رام لڑکے نے حیدر کو ایسی چھری ماری کہ وہ مر گیا ایک دوسرا مسلمان لڑکا پتھروں کی بوچھاڑ سے ایسا زخمی ہوا کہ ہسپتال میں جاکر مر گیا لابھ رام جیلخانہ سپرد کیا گیا کئی ایک اور لڑکے گرفتار کئے گئے تھے مگر چھوڑ دیئے گئے-

کہتے ہیں عرب میں بھی ایک اعلی التعلیم یافتہ شخص نے دعوی کیا ہے کہ میں مسیح ہوں اکثر یہودی اسکے پیرو ہو گئے ہیں- **نور افشاں** بہت جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھینگے اور بہتوں کو گمراہ کرینگے خداوند مسیح کا قول صادق ہوتا جاتا ہے-

مشن پشاور ساعی ہے کہ کافرستان میں انجیل کی اشاعت کرے چنانچہ عنقریب ایک ممبر مشن جو ایک دفعہ کافرستان ہو آیا ہے مفت

خان چترال کے جلانے والا ہو - وزیر الملک

فارس شہر اور رومیا میں پانچ سید لوگ جو خاص از نسل محمد صاحب ہیں دین مسیحی سے مشرف ہوئے ہیں صرف انجیل مقدس کے مطالعہ کی بدولت ایمان لائے ہیں وہاں کے لوگ اُنکی بڑی عزت و توقیر کرتے ہیں -

انگلستان کے تمام مدارس میں طلبا کی روزانہ حاضری کی میزان پچاس لاکھ ہو -

زاہد پور میں ایک عجیب الخلقت گائے موجود ہو جس نے ابتک چھ بچھڑے جنے ہیں اور دو وقت میں سیر کے قریب دودھ دیتی ہو -

گیا میں ایک ہندوستانی عیسائی سادھو ہو لوگ غول کے غول آتے اور نذریں چڑھاتے ہیں -

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہو کہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پانچ برس سے اردو پڑھتی ہیں اور اب اردو میں صاف تقریر و تحریر کر سکتی ہیں -

ارل آف کیبری اور لارڈ چارلس فیٹز موریس حضور وکٹیرائے کے صاحبزادگان اس موسم سرما میں ہندوستان کی سیر فرمائینگے - کوکب

شاہ ایران کا سفر یورپ انگلینڈ کے رابطہ اتحاد کو نہایت مفید ثابت ہوا ہو شاہ نے اجازت دی ہو کہ بوقت ضرورت افواج انگریزی ملک ایران سے بلا مزاحمت گذر سکینگی -

کہتے ہیں زار روس فرقہ نہلسٹ کے خوف سے سخت پریشان ہیں رات دن جان کا خوف لگا رہتا ہو دیکھئے کب تک سلامت رہتے ہیں

انبالہ چھاونی کا مقدمہ جس میں ایک پوربیے نے اپنی بدکار عورت کا سر چولھے میں جھونک دیا تھا پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی - غمخوار ہند

برہما میں ایک ایسا خاندان ہو کہ جو دن رات کے ۲۴ گھنٹے میں قریب ۳ گھنٹے ہر روز بلا ناغہ تمام گھر والے پاگل ہو جاتے ہیں اور پھر اپنے ضروری کاروبار میں لگ جاتے ہیں -

کلکتہ میں دو شرابی ریل کی پٹڑی پر لیٹے ہوئے تھے جو گر پڑے کہ انجن نے انکے جسم کو پاش پاش کر گیا - سراج

دہلی میں ایک عورت معہ اپنے بچے کے اپنے مکان کے چھجے کے نیچے سوئی پڑی تھی کہ چھجہ گر گیا عورت کا تو کام فوراً تمام ہو گیا مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ وہ بچہ بال بال بچ گیا - منہ

مراد آباد کے اخبار نیر اعظم پر چشم نویسی کی بدولت پچیس روپیہ جرمانہ ہوا - منہ

کلکتہ میں ایک نیم حکیم شیخ احمد نام کو اس جرم میں کہ اُسنے مریض کو خلاف مرض کے دوا دی تھی ایک سال قید کی سزا ہوئی -

تانتیا ڈاکو کو کمشنر کی عدالت سے پھانسی کا حکم ہوا ایک ہفتہ اپیل کے لئے مہلت ملی -

ہندوستان کے پارسی لوگوں نے سال گذشتہ میں ۹ لاکھ سے زیادہ خیراتی کاموں میں دیا -

میچ میں دیوالی کے بعد ایک میلہ مویشیان ہوتا ہو جس میں بیگناہ بیلوں کو آپس میں لڑانے سے امتحان ہوتا ہو -

وہاں کے جہلا لوگوں کا یہہ بھی خیال ہو کہ انجیل تسخیر والے کوئی منتر جانتے ہیں جسکو وعظ کرتے وقت سامعین پر پھونک دیتے ہیں -

۲۷ - اکتوبر کی شب کو یہاں چوروں نے دو پولیس کانسٹیبلوں کی خوب گت بنائی ایک کانسٹبل تو مر گیا دوسرا البتہ مرگ پر ہو سرکار نے دو سو سوار مجرموں کی گرفتاری و تلاش کے لئے بھیجے ہیں -

لاہور میں تقریب دیوالی سنا گیا کہ بہت شریف خاندان ہنود کی عورتوں نے بھی جوا کھیلا اور زیور ہار گئیں -

ایک شخص نے جس کا نام ظاہر نہیں کیا گیا چین کی دار السلطنت پیکن میں ایک عیسائی یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار ڈالر دیئے ہیں -

ٹرانکور میں ہر پانچ آدمی پیچھے از روئے حساب ایک آدمی عیسائی ہو -

دو وسیم صاحبان نے انگلستان اور یونائیٹڈ سٹیٹس سے سیلون جفینہ کالج کے لئے جو سیلون کے وطنی پادریوں کی تعلیم کے لئے ہو دو لاکھ پچیس ہزار روپیہ بھیجے ہیں -

۲۷ - کو ایسٹ انڈیا ریلوے کی مسافر گاڑی جو دہلی سے ایک بجے دوپہر کو روانہ ہوئی ہو دھانرس جنکشن پر جھنڈی دکھلانے والے کی غلطی سے اُلٹ گئی - بدلین پر جہاں اور گاڑیاں کھڑی تھیں اُن سے ٹکرا گئی - اس ریل میں جو لڑکی بکثرت تھے افسوس ہو کہ بہت آدمی زخمی ہوئے اور کتنے ہی مر گئے جنکے پاس سے آگرہ کے ٹکٹ نکلے ہیں اُنکی ۱۹ لاشیں آگرہ اسٹیشن پر لا کر ٹوا لی گئیں بڑی خلقت دیکھنے کو چلی جا رہی ہو - اور یہہ ہی ذکر ہر ایک کی زبان پر ہو -

ایک مسلمان کے مکان صدر بازار انبالہ میں بم کا گولہ تھا اُس نے چاہا کہ اُسکے اندر جو کچھ ہو اُسکو دیکھے پس اُس نے ہتوڑے سے چند ضربیں لگائیں گولہ پھٹا اور اُسکے بازو کا ایک حصہ اُڑ گیا اور تین شخص جو قریب تھے وہ بھی مجروح ہوئے -

عورات کی بردہ فروشی کا کمینہ بیوپار جو سندھ میں مدت سے رائج ہو اُسکے انسداد کی حکام کوشش کر رہے ہیں ایک دیسی عورت نے کمر باندھی ہو اور اکثر عورتوں کو جو غلامی میں بیچی گئی ہیں چھڑایا ہو - کوکب

راجپوتانہ کے راجپوت لوگ قومی اصلاح شادی و غمی کے اصراف کی کمی میں حسب قانون مرتبہ ۱۸۸۸ء عمل معروف ہیں -

بنارس میں ہفتہ گذشتہ میں دو واردات آتش زدگی وقوع میں آئیں نقصان کثیر ہوا -

اجودھیا کا میلہ ۷ - نومبر سے شروع ہوگا جہاں بہت پادری صاحبان واعظین و خطبہ سنانے کے لئے تشریف لیجاوینگے

قریب ۴ مشنری صاحبان معہ میم صاحبات متعلقہ چرچ مشن سوسائٹی پنجاب رخصت سے واپس تشریف لائے ہیں

جاپان میں فی الحال ۲۰۰۰۰ پروٹسٹنٹ مسیحی ہیں جہاں ۱۸۸۳ء سے ترقی پذیر کام شروع ہوا ہو -

جبلپور میں کسی انگریز کا لڑکا مارا پھرتا تھا اور بُری حالت میں تھا شہر کے لڑکے اُسکو ستایا کرتے تھے کچھ عرصہ کے بعد رحم دل کرنیل جیکب صاحب بہادر اکز کٹو انجینئر نے اُسکو دیکھا اور حال دریافت کیا اور اپنے بنگلہ پر لیجا کر غسل کرایا اور کپڑے بنوائے اور جیب خرچ مقرر کر دیا -

تار کی خبریں

لسبن - ۲۸- اکتوبر- ڈیوک ممدوح صحت یاب ہو کر میڈرڈ تشریف لے گئے ہیں +

لنڈن - ۲۹- اکتوبر- مارکوئس آف ڈفرن اپنی ڈیوٹی کا چارج لینے کے لئے سنیچر کے روز روم تشریف لے گئے +

لنڈن - ۲۹ اکتوبر- اخبار ورلڈ کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہی کہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند بذات مبارک پارلیمنٹ کھولینگی +

لنڈن - ۲۹- اکتوبر- قسطنطنیہ میں مشہور ہوا ہی کہ زار نے آئندہ موسم بہار میں سلطان کی دعوت کو منظور فرمایا ہی +

لنڈن - ۳۰- اکتوبر- حضور ملکہ معظمہ نے زنجبار کے سفیر کو اپنی قدمبوسی سے باریاب کیا- سفیر مذکور بلمورل میں تحایف لیکر گئے تھے- بھیڑ بہت کم تھی مگر تمام کارروائی تپاک سے ہوئی- ہر میجسٹی نے روانگی کے پہلے انکو تحفہ دیا +

الہ آباد - ۲۹- اکتوبر- کپتان چارلس نورمن ٹائمز کا خاص نامہ نگار ہند پہنچ گیا ہی- بالخصوص دیسی ریاستوں میں دورہ کریگا تاکہ اُن کے جنگی سامانوں کا چشمدید ذکر کرے +

پشاور - ۲۹- اکتوبر- آج صبح جس راستہ سے حضور وائیسرائے کو شہر سے گذرنا تھا محرابوں سے آراستہ کیا گیا اور تمام دیسی دوکانوں پر لوگوں نے طرح طرح کے قالین اور پارچے آویزان کئے ہوئے تھے جس سے ایک عجیب نظارہ دکھائی دیتا تھا +

لنڈن - ۳۰- اکتوبر- شاہ پرتگال مرحوم کی وفات کے باعث پرنس آف ویلز نے وہ دعوت نامنظور کی جسکا آپ کے اعزاز کے لئے سکندریہ میں انتظام کیا گیا تھا اور سیدھے قاہرہ کو تشریف لیجائینگے +

لنڈن - ۳۱- اکتوبر- تجارتی چیمبر لنڈن نے لارڈ ڈفرن کو جو دعوت دی اُس میں سر جیمیس فرگسن- سر جان گورسٹ اور دیگر عمایدو اراکین سلطنت اور لنڈن کے نامی سوداگر تشریف فرما تھے +

لارڈ ڈفرن نے اس سپیچ کے جواب میں جس میں انکی صحت کا جام تجویز ہوا- فرمایا کہ انگلستان کو ہندوستان کی تجارت سے بھاری فائدہ پہونچا ہی- جس کو ابھی ہندوستان میں ریلوں کی ترقی کے ساتھ بہت کچھ فروغ کا دیا جانا ممکن ہی اور یہ ایک ایسا ضروری معاملہ ہی کہ جس میں علی العموم سوداگروں کو گورنمنٹ کی مدد کرنی چاہیئے +

ہز لارڈشپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے لازم ہی کہ ہم کشمیر کو فروغ دینے سے کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھیں +

لارڈ ڈفرن کی سپیچ بالخصوص ہند کے معاملات تجارت پر ہی محدود رہی- مگر فرمایا کہ اگر ہند اور انگلستان کے موجودہ ارتباط کو کمزور کرنے کے لئے کوئی امر لاحق ہوا تو انگلستان کے تمام دستکار اضلاع کو نقصان پہونچیگا- لیکن اگر برٹش سرمایہ نے برہما اور چین میں ریلوں کو وسعت دینے میں مدد دی تو اسکا نتیجہ برٹش تجارت کو رونق دینے کی نسبت امید سے بڑھکر ہوگا +

کشمیر کی نسبت فرمایا کہ گو میں بالعموم دیسی والیان ریاست کے معاملات میں دست اندازی کرنے کے خلاف ہوں مگر مہاراجہ صاحب کی علیحدگی کو مستحسن خیال کرتا ہوں +

ڈکوٹا - ۳۰- اکتوبر- ڈکوٹا میں متواتر تین فصلوں کے برباد ہو جانے سے ایک لاکھ آدمی قحط میں مبتلا ہو گئے +

بمبئی - ۳۱- اکتوبر- منڈال ضلع احمد آباد کی میونسپل کمیٹی اسلیئے موقوف کر دی گئی ہی کہ وہاں کے متوطن اس کے متعلقہ معاملات میں کچھہ انٹرسٹ نہیں لیتے تھے +

وفات کی خبر

ہم نہایت افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں- کہ بھائی شاہ منیر جو پشاور کے کلیسیا میں ایک پُرانے مسیحی تھے اکتوبر کی ۲۳- تاریخ کو اس جہان فانی سے رحلت کر گئے یہ ایک دیندار اور خداوند کے لئے ایک غیر تمند مسیحی تھے ہم اُن کے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ مسیحی ہمدردی ظاہر کر کے خداوند سے دعا مانگتے ہیں کہ اُنہیں تسلّی و تشفی دے +

قاضی خیر اللہ

بپتسمہ کی خبریں

بتاریخ ۲۷- اکتوبر ۸۹ء بدست پادری ایف- جی بلویٹ صاحب ۲ ہندوؤں کو بپتسمہ ہوا +

بتاریخ ۳۰- اکتوبر بمقام سکندرہ ضلع علیگڈہ متعلق متھرا بدست پادری اُمید سنگھ صاحب ۱۳ شخصوں کو اور پہلی نومبر کو تین شخصوں کو بپتسمہ ہوا +

بمقام گونڈا ۲۳- اکتوبر ایک برہمن مسمی جگن ناتھہ کو جسکی عمر ۳۵ برس کی ہی بدست پادری پی- بی گر یصاحب بپتسمہ ملا +

۱۱ و ۱۲- اکتوبر بمقام ساہی بدست پادری کیمد صاحب ۱۳ شخصوں کو بپتسمہ ملا +

۱۰- اکتوبر بدست پادری حق صاحب بمقام امروہہ ۸ شخصوں کو اور اُسکے قرب و جوار میں ۲۱ شخصوں کو بپتسمہ ملا +

بمقام لکھنو ۱۱- اکتوبر بدست پادری جان سن صاحب ایک عورت کو بپتسمہ ہوا +

بمقام موضع زانیا ۱۱- اکتوبر ۱۲ آدمیوں کو اور ۱۵ اکو بمقام رائے پور ایک آدمی کو بپتسمہ ملا +

بتاریخ ۲۲- اکتوبر بدست پادری- سی- ایس ہال ۱۲ آدمیوں کو بپتسمہ ملا +

بتاریخ ۲۷- اکتوبر بدست پادری بی میگگرو صاحب بمقام نجیب آباد ایک جوان اور ایک نابالغ کو بپتسمہ ملا +

غزل

من تصنیف طالب الدین طالب

خوب ہی عیسیٰ کے دین کا گرم بازار ان دنوں
یوسفِ کنعاں بھی ہو جس کا خریدار ان دنوں
اسکی ملت کا ہو گیا ہی سبزہ گلزار ان دنوں
خلد بھی کھاتا ہی جس کو دیکھکر خار ان دنوں
مژدہ باد آئی بہار ای بلبلِ مدحت سرا
جلد ہو تو بھی غزل خوانی کو تیار ان دنوں
غم ہو گیا رنجور عصیاں جب سے ملا ہے جامِ ہو
آئیں جنب ہو گنہ کا سختی و بار ان دنوں
ناتوانوں کے لئے موجود ہو تاب و توان
اور شفا پانے چلے جاتے ہیں بیمار ان دنوں
واہ رے قسمت کہ سب رنج و الم بھولے مجھے
نشۂ الفت سے رہتا ہوں میں سرشار ان دنوں
واہ کیا مستی ملی ہو ہم کو روحانی سنجات
لی ہو جنسِ بے بہا دیکر دلِ زار ان دنوں
یاد روئے پاک نے گھر خانۂ دل میں کیا
ہو سیہ خانہ تجلی گاہ انوار ان دنوں
یہہ کلامِ حق جمالِ حق کی اک تصویر ہو
دیکھتا رہتا ہوں اس میں صورتِ یار ان دنوں

اشعار آبدار

روس کہتا ہو	ایک دن ہند پہ میں سکہ بٹھاوں تو سہی
	فتح کر لوں تو سہی آکے دکھاوں تو سہی
	میں ہوں تیاری میں مصروف نہیں ہوں غافل
	پاؤں اب سرحد کابل سے بڑھاوں تو سہی
انگلینڈ روس سے	گر قدم سرحد کابل سے بڑھایا تم نے
	سرحد روس پہ ہر توپ لگاوں تو سہی
ہند گورنمنٹ سے	میں بھی آفت ہوں مجھے بھی یہ سمجھنا ایسا
	روس کے ملک میں سب آگ لگاوں تو سہی
	ایک بچے کا بھی کھٹکا جو ہوا سرحد پہ
	سارے یورپ کو میں اکبار ہلاوں تو سہی
روس تا ہند سے	بندہ مفت ہوں لیجے مجھے اپنے ساتھ
ہر ایک گورنمنٹ سے	روس کو مار کے سرحد سے بھگاوں تو سہی
شاہ ایران	سیر یورپ کی پسندائی ہی ایسی مجھہ کو
	ملک کو اپنے بھی یورپ ہی بناوں تو سہی
سیدا و دھرم سنگھ	شوق ہو سیر کا ای شیخ تو لندن چلئے
	ساری دنیا کا مزا اچھے دکھاوں تو سہی

نمبر ۹ سوال الہنا رائیں چھاونی لودیانہ ۔ بدرخواست عطاء اجازت نکالنے دروازہ جدید کوچہ میں در آمد ہمسایگان نکلنے اس دروازہ سے ناراض ہیں اس شرط پہ اجازت دیجاوے کہ بصورت دعوی عذر داران کمیٹی ذمہ دار نہیں۔ در رائے پریزیڈنٹ صاحب کہ شرطیہ اجازت دینی کچھ ضرور نہیں معاملہ تنازعہ کا ہو واسطے تصفیہ کے کاغذات کمیٹی میں پیش ہوں تجویز ہوئی کہ کمیٹی کو اجازت نکالنے دروازہ میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

نمبر ۱۰ چٹھی انگریزی ۲۴۴۸ مورخہ ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۸ء صاحب اگزیکٹو انجنیر باشد عار تبدیلی تنامل میونسپل اور سپر بجکہ بارگاشتہ ہی نالجاری رہنے کام نالی کلاں کے تجویز ہوئی کہ تنامل کا صیغہ تعمیرات میں اسوقت تک کے لئے منظور کیا جاوے جسوقت تک کہ کام نالی کلاں جاری رہے اور لکھا جاوے کہ اسکی تنخواہ اسی کام نالی کلاں سے دیجاوے۔ **نمبر ۱۱** چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۱۲۲ مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۰۸ء نسبت الونس چپراسیان لائبریری جو شامل تنخواہ کے کیا جاوے اور زر چندہ جمع کیا جاوے۔ تجویز ہوئی کہ مضمون چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منظور کیا جاوے اور تنخواہ میں الونس شامل کیا جاوے۔ **نمبر ۱۲** کاغذات ہندو سکول لودیانہ از جناب صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نسبت کمیٹی امداد ہندو سکول از اماحہ ۵ تا مارچ ۱۹۰۹ء سالانہ و نیز مشورا سکے کہ اب آئندہ کے لئے اسکا نام آریہ سکول رکھا گیا ہو و درخواست کمیٹی سکول مذکور کہ بدیں مضمون کہ بلحاظ عمدہ خدمت مدرسہ مذکور ایک سال کے لئے اسکی امداد اسی شرح سالانہ ۵ صاحب سالانہ سے امداد جاری رہے تجویز ہوئی کہ رپوٹ کے لئے سپرد سب کمیٹی تعلیم کے ہووے۔ **نمبر ۱۳** چونکہ موسم برسات کا ہو اور بارش آجانیکی صورت میں محلہ موجیپورہ میں احتمال نقصان کا ہو اور یہ ضرور ہو کہ ایک سب کمیٹی مقرر کیجاوے کہ فوراً انتظام بر آمدگی پانی بارش کا کرواویں اور ۵ تک کا خرچ کا اختیار دیا جاوے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ یہہ امر منظور کیا جاوے اور سب کمیٹی حسب ذیل مقرر کیجاوے منشی رحیم بخش صاحب ۔ چودھری علی بخش صاحب و سردار علی محمد خاں صاحب۔

روئیداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

منعقدہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء

باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ
بابو رائے بڑودہ کنٹھہ لاہری وائس پریزیڈنٹ

سردار گجھی سنگھ صاحب	ممبر	لالہ رام جی داس صاحب	ممبر
ڈاکٹر بھگوان داس صاحب	"	لالہ منسا رام صاحب اول	"
مسٹر ایم وائی صاحب	"	لالہ مولراج صاحب	"
خواجہ احسن شاہ صاحب	"	چودھری علی بخش صاحب	"
لالہ سالگ رام صاحب	"	لالہ گوپی مل صاحب	"
لالہ منسا رام صاحب دوم	"	سردار علی محمد خاں صاحب	"

۱۔ رپوٹ سب کمیٹی مقرر کردہ رزولیوشن کمیٹی ۱۵ مورخہ جولائی ۱۹۰۸ء بدیں مضمون کمیٹی میں پیش ہوئی کہ رزولیوشن مذکور اس خیال سے پاس کیا گیا تھا کہ کمیٹی کے لئے یہہ امر ضروری تھا کہ دو طریق یعنی طریق روانگی و واپسی و قایمی مال گودام لازمی ہیں مگر سب کمیٹی کے نزدیک جیسا کہ اب سمجھہ میں آیا ہو یہ خیال غلط تھا اور صحیح بات یہ ہو کہ کمیٹی ہر دو طریق میں سے صرف ایک طریق جاری رکھہ سکتی ہو اور یہہ ضروری نہیں ہو کہ ہر دو طریق کو ایک ہی وقت میں جاری رکھے اس لئے کمیٹی سے اسبارہ میں ایک رزولیوشن پاس ہونا چاہئے جس سے کہ یہہ ظاہر ہووے کہ کمیٹی ہر دو طریق مذکورہ بالا میں سے کونسا ایک طریق جاری رکھنا چاہتی ہو۔ جب یہہ امر طے ہو جاوے

اُسوقت سب کمیٹی قواعد کا مرتب کرنا شروع کریگی تجویز ہوئی کہ قبل اسکے کہ اسبارہ میں حکم قطعی دیا جاوے لاہور و امرتسر و جالندھر و ہوشیارپور و فیروزپور و انبالہ و دہلی میونسپلٹی سے دریافت کیا جاوے کہ اُن میونسپلٹیوں میں کیا طریق جاری ہے اور نسبت اخراجات کمیٹی شہرہائے مذکورہ بالا سے انکی قواعد بھی منگوائے جاویں۔

روئیداد جلسہ خاص ملتوی شدہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

مُنعقدہ یکم اگست ۱۸۹۰ء

باجلاس شاہزادہ نادر صاحب پریزیڈنٹ ۔ بابو آبرو دہ صاحب وائس پریزیڈنٹ مولوی محمد حسن صاحب منشی وجیہہ الدین صاحب لالہ مولراج صاحب سید سردار علی صاحب سید غلام محمد صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب لالہ گوپی مل صاحب ممبران۔

ا۔ رپورٹ نسبت نمبر نالی کلاں بموجب رزولیوشن کمیٹی مورخہ علی الترتیب) یکم و ۲۲ جولائی ۱۸۹۰ء مرتب کی گئی ہو سو جسمیں عذرداری سید حیدر علی و عجائب علی و سید محمد حسین بدیں مضمون کمیٹی میں پیش ہوئی کہ نالی خام وکٹیفیلڈ گنج کو جسکی انکی آراضی میں سے نکالنے کی تجویز ہو ناتمام چھوڑ دی جاوے۔ و روبکار صاحب اسسٹنٹ انجنیر لودیانہ بدیں مضمون کہ لوگوں کے جھگڑے بڑھانے آئے نالی کو تعمیر کردہ پر مُہر کرنالی ہائے کو خراب کرتے ہیں لوگوں کے نام حکم جاری ہو وے کہ وہ اپنے پرنالوں کو صحنی بناویں۔ تجویز ہوئی کہ (۱) رپورٹ نسبت نمبر نالی کلاں گورنمنٹ میں بھیجی جاوے (۲) کام نالی خام محلہ ولفیلڈ گنج کا جسقدر جلد ممکن ہووے بذریعہ ٹھیکہ داراختم کیا جاوے اور تخمینہ تعدادی سامان و بابت کام مذکور منظور کیا جاوے۔ اور مولوی محمد حسن صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب کی خدمت میں التماس ہووے جو نقصان سیدان کو بوجہ نالی کے پہنچے آجانے آراضی کے اور اکھاڑے جانے گھاس وغیرہ کے عاید ہوگا اسکے تعداد کی تحقیق کریں اگر مالکان آراضی نالی مذکور کی کھدائی ہونے میں مانع ہوں تو آراضی مذکورہ کو بموجب ایکٹ حصول آراضی حاصل کیا جاوے +

(۳) اور جواب روبکار صاحب اسسٹنٹ انجنیر بدیں مضمون دیا جاوے کہ ایسے مکانات کی فہرست بھیجیں جن پرنالوں کا پانی نالیوں کو خراب کرتا ہو اس فہرست کے آنے پر نوٹس ہائے بنام مالکان مکانات جاری ہوگا کہ وہ اپنے پرنالوں کو ایسے طریق پر بناویں کہ نالیوں کو نقصان نہ پہنچے +

سرکاری خبریں

جیرن جی بن ٹنگ صاحب بہادر قایم مقام ڈپٹی کمشنر نے رخصت سے واپس آکر اور ای ۔ ڈی ۔ میک لیگن صاحب بہادر کو سبکدوش کر کے ۲۲ ۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو ضلع جہنگ کا اہتمام لیا ۔ میکلیگن صاحب ۲۴ ماہ حال سے بطور قایم مقام انڈر سکرٹری محکمہ مالیہ گورنمنٹ پنجاب مقرر ہوئے۔

ایچ ۔ سی ۔ کوکسن صاحب بہادر ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء سے دفتر صاحب سول سکرٹری گورنمنٹ پنجاب میں خاص کام پر تعینات کئے گئے۔

رائے بہادر دیوان رام ناتھ صاحب ڈسٹرکٹ جج جالندھر نے ۲۸ ۔ ماہ حال سے ۱۷ ۔ یوم کی رعایتی رخصت حاصل کی اور بجائے اُنکے صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جالندھر ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے۔

رائے بہادر ۔ درگا پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ سے جالندھر تبدیل ہوئے جہاں اُنہوں نے ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو اپنا کام سنبھالا +

سوال حل طلب

زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین کیوں نہیں کہتے زمین جسکے لغوی معنے ہیں جسکے باشندوں میں شل ہو اور حرکت نہ کر سکے اور آسمان جو مرکب ہو دو کلموں سے یعنے آس و مان جسکے معنے ہیں چکی کی طرح گردش کرنیوالا جبکہ طبعیات میں زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن مانا گیا ہو ۔ لہذا التماس ہو کہ انکے نام برعکس کیوں ہوگئے ہیں +

الراقم محمد یعقوب علی متعلم میونسپل بورڈ ہائی سکول لودیانہ۔

ضروری اطلاع

میں نے جو بشمول انجیل میں اپنا پتا ڈیرہ نانک لکھا ہو بسبب کمال چندروز کے واسطے یہہ ملتوی رہا ہو ۔ ابھی مجھ سے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں ۔ نارووال ضلع سیالکوٹ

صلیب کا خادم ۔ ر ۔ م ۔ واعظ

نور افشاں نمبر ۴۴ صفحہ ۱ میں جو غزل لکھا گیا ہو اسکے اخیر شعر کے مصرعہ اوّل میں لفظ (ایسے) زاید ہو صحیح یوں ہو ۔

سفیر ! کیوں نہ ہو سو جان سے قربان مسیحی پر ۔

اشتہار

اودیپور مشن سکول کے لئے ایک عیسائی منشی کی ضرورت ہو جو فارسی اور اردو بخوبی پڑھا سکے تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار ہوگی امیدوار اپنی درخواست بخدمت پادری جان ٹریل صاحب مشنری یا جوزف ہیوم صاحب ہیڈ ماسٹر بمعہ اسناد روانہ کرے +

المشتہر پادری جان ٹریل صاحب

لودیانہ

۲۸ ۔ تاریخ رات کے ساڑھے آٹھ بجے بساطیوں کے بازار میں ایک بساطی کی دوکان میں آگ لگ گئی جس میں مٹی کے تیل کے پیپے اور دیا سلائی اور سیکڑوں روپیوں کا مال پڑا تھا ۔ اور وہ آگ ایسی شدت سے چمکی کہ گرد و نواح کی دوکانوں کی بین جلکر خاک ہوگئی ۔ آدمی چاروں طرف سے جمع ہوئے اِتنے میں پولیس بھی آموجود ہوئی ۔ پمپ بھی منگوا کر لگایا گیا ۔ مگر جوں جوں پانی آگ پر پڑتا تھا ۔ توں توں آگ زیادہ بھڑکتی تھی ۔ جب پمپ سے کچھ فایدہ نہ ہوا ۔ تو اہل پولیس نے معہ دیگر جماعت کثیر مردمان شہر کے برانڈوں کو گرانا شروع کیا ؛ ۹ بجے سے ۱۲ بجے رات تک آگ بجھائی گئی ۔ پولیس نے بھی اِس موقع پر بڑی جانفشانی کی ۔ دو بساطیوں کا جو ایک ہی

امریکن مشن پریس لودیانہ